

حدیث اربعین اور اربعینات کا تعارف

از: رشید احمد فریدی

مدرسہ مفتاح العلوم، تراج، سورت

الحمد لله ربّ العلمین الذی خلق الانسان فی اطوار الاربعین والصلوة والسلام
 علی من بعث علی رأس الاربعین وعلی من صحبه وتبعه باحسان الی یوم الدین۔
 جمع وحفاظت قرآن مجید کے بعد احادیث نبویہ اور سنن رسول اللہ ﷺ کے جمع وضبط،
 حفاظت وصیانت پر جن احوال وظروف اور ارشادات خاتم الانبیاء نے صحابہ کرام اور تابعین عظام
 کو آمادہ کیا ہے اُن میں اُن بشارتوں کا بھی ایک خاص مقام ہے جن کی وجہ سے علمائے امت کیلئے
 صحرائے احادیث کے سنگ پاروں اور بحر آثار کے قطروں کو محفوظ کرنا ایک اہم علمی وظیفہ اور دینی
 خدمت بن گیا۔ مثلاً نصر اللہ عبدًا سمع مقالتي فحفظها ووعاها وادها الخ، اور نصر
 الله امرأ سمع منا شيئاً فبلغه كما سمع الخ، اور من حفظ علی امتی اربعین حدیثاً من
 امر دینہا بعثه الله یوم القيامة فی زمرة الفقهاء والعلماء۔ وغیرہا۔
 نبی رحمت ﷺ نے چالیس حدیثوں کے حفظ ونقل پر جو عظیم بشارت دی ہے اس کے پیش
 نظر خیر القرون سے اب تک بے شمار لوگوں نے احادیث کی حفاظت کی اور زبانی یا تحریری طریقہ
 سے دوسروں تک پہنچانے کا اہتمام کیا، چنانچہ جن حدیث کا ہر طالب علم جانتا ہے کہ کتب احادیث
 کے اقسام میں محدثین نے ایک خاص قسم ”اربعینات“ بھی ذکر کی ہیں ان اربعینات کا تعارف
 پیش کرنے سے قبل مذکورہ بالا حدیث اربعین کے کچھ متعلقات ذکر کرنا مناسب اور مفید ہوگا۔

یہ حدیث امام محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی رحمہ اللہ کے بقول کئی صحابہ کرام
 حضرت علیؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، معاذ بن جبلؓ، انس بن مالکؓ، ابو ہریرہؓ، ابوسعید خدریؓ، عبداللہ بن
 عمرؓ اور عبداللہ بن عباسؓ وغیرہم سے مختلف الفاظ کے ساتھ کئی طرق سے مروی ہے۔ حضرت

ابوالدرداءؓ کی روایت میں ”کُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا وَشَهِيدًا“ ہے۔ ابن مسعودؓ کی روایت میں ”قِيلَ لَهُ أُدْخِلِ الْجَنَّةَ مِنْ آيِ ابْوَابِ الْجَنَّةِ ثَلَاثًا“ آیا ہے۔ ابن عمرؓ کی روایت میں کُتِبَ فِي زَمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَ حُشِرَ فِي زَمْرَةِ الشُّهَدَاءِ“ منقول ہے۔ اور ابوسعید خدریؓ کی روایت میں ”أَدْخَلَتْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي شَفَاعَتِي“ وارد ہے۔ نیز بعض روایت میں ”اربعین حدیثا من السنة، یا من سنتی“ کا لفظ ہے۔ اور بعض میں ”من حفظ علی امتی“ کے بجائے ”من حمل من امتی“ کا لفظ پایا جاتا ہے۔ (جامع الصغیر للسيوطی، الاربعین للنووی)

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث تیرہ (۱۳) صحابہ کرام سے وارد ہوئی ہے۔ ابن جوزیؒ نے اپنی کتاب علک میں اُن تمام کی تخریج کی ہے، اور امام منذری نے اس حدیث پر مستقل رسالہ تصنیف کیا ہے اور میں نے املاء میں اس کی تلخیص کی ہے ایک جز، میں حدیث کے تمام طرق کو جمع کیا ہے۔ (فیض القدر، ج: ۶، ص: ۱۵۵)

علامہ عبدالرؤف مناوی صاحب فیض القدر حدیث کے الفاظ مختلفہ کے مابین جمع و تطبیق یا حکمت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اربعین کے حفظ کرنے والے قیامت کے دن مختلف المراتب ہوں گے بعضوں کا حشر زمرہ شہداء میں اور بعضوں کو علماء میں اور بعض کو بحیثیت فقیہ و عالم اٹھائیں گے اگرچہ وہ دنیا میں ایسا نہیں تھا۔ (شرح اربعین لابن دقن العید)

فقیہ ابوالیث سمرقندی نے بستان العارفین میں حضرت جابرؓ کی روایت سے حضور ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ چالیس حدیثوں کو اگر کوئی از بر (حفظ) کر لے تو یہ اس کے حق میں چالیس ہزار درہم صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔ اور بعض روایت میں یوں ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر حدیث کے بدلے قیامت کے دن اسے نور عطا فرمائیں گے۔ (بستان، ص: ۱۰۴)

حدیث اربعین کا حکم

علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے جامع الصغیر میں بحوالہ ابن النجار اس حدیث کو نقل کر کے اس پر صحیح کی علامت لگائی ہے البتہ محققین کا اتفاق ہے کہ یہ خبر اپنے جمیع طرق کے اعتبار سے ضعیف ہے۔ قال ابن حجر ... ثم جمعت طرقه في جزء ليس فيها طريق تسلم من علة قاذحة. (فیض القدر) واتفق الحفاظ على انه حديث ضعيف وان كثرت طرقه. (اربعین للنووی)

مگر چونکہ فضائل میں عمل بالضعیف درست ہے خصوصاً جبکہ کثرت طرق وغیرہ امور سے

حدیث میں قوت آجاتی ہے۔ وقد اتفق العلماء علی جواز العمل بالحديث الضعیف فی فضائل الاعمال (اربیعین للنووی) قال ابن عساکر الحديث روى عن علیؑ ... وابی سعیدؓ باسانید فیہا کلہا مقال لیس للتصحیح فیہا مجال لکن کثرة طرقہ تقویہ (فیض القدر، ج: ۲، ص: ۱۵۴) یہی وجہ ہے کہ فضیلت و ثواب کی تحصیل اور سعادت اخروی کے حصول کی خاطر علمائے امت نے اربعین پر اتنی تصنیفات و تالیفات کی ہیں کہ لا تُعد ولا تُحصى۔

تنبیہ: متقدمین و متاخرین اصحاب حدیث کا عمل بالحدیث الضعیف کے جواز پر تولاً اتفاق اور خیر القرون سے اب تک بغیر فترت کے ہر زمانہ میں علماء کا اس عظیم بشارت کے پیش نظر حدیث اربعین کا حفظ و نقل یا تصنیف و تالیف پر عملاً اجماع ایک مسلم حقیقت ہے اس تو اثر عملی اور اجماع قولی کے مقابل غیر مقلدین کا نظریہ اور ان کا شور و شغب کہ ”فضائل میں بھی ضعیف حدیث پر عمل جائز نہیں ہے“ لا یُعابہ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ آفتاب عالم تاب کے سامنے ٹٹماتا چراغ کا وجود سچ پوچھے تو خود اس کی ذات کیلئے باعث شرمندگی ہے پس اہل حدیث ہونے کا دعویٰ کرنے والے (غیر مقلدین) اگر حدیث میں فہم صحیح کی اہلیت اور عمل بالحدیث کی لیاقت پیدا کر کے سبیل المومنین یعنی اہل السنۃ والجماعۃ کی طرح حقائق کو تسلیم کرتے ہیں تو یہ ان کے حق میں نفع ہے اور آخرت میں سود مند ہوگا۔ ورنہ کہیں سبیل المومنین سے روگردانی اور کنارہ کشی اللہ کی ناراضگی کا سبب بن کر غضب الہی کا ذریعہ بن جائے۔

عمل بالاربعین کی لطیف صورت

علامہ مناوی فرماتے ہیں کہ اربعین کا پہلا عدد ۱ رُبع عشر ہے پس جس طرح حدیث زکوٰۃ رُبع عشر بقیہ مال کی تطہیر پر دلالت کرتی ہے اسی طرح رُبع عشر پر عمل بقیہ احادیث کو غیر معمول بہا ہونے سے خارج کر دیتا ہے۔ چنانچہ بشر حافی فرماتے تھے اے اصحاب حدیث ہر چالیس میں سے ایک حدیث پر عمل کرلو۔ (شرح اربعین لابن دقین العید)

امام نووی فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے اس سلسلہ میں عبد اللہ بن مبارکؓ نے تصنیف کی ہے پھر محمد بن اسلم طوسی عالم ربانی نے پھر حسن بن سفیان نسائی نے اور امام ابو بکر آجری، ابو بکر اصفہانی، دارقطنی، حاکم، ابونعیم اور ابو عبد الرحمن سلمی وغیرہم متقدمین و متاخرین کی بڑی تعداد نے تصنیف کی ہے۔ نیز ہر ایک کے اغراض و مقاصد مختلف اور طرز انتخاب بھی جدا گانہ ہے کسی نے

اصول دین کے مضمون کو بنیاد بنایا، کسی نے فروعی مسائل سے تعرض کیا۔ کسی نے جہاد میں حصہ لیا تو کسی نے زہد اختیار کیا۔ اور کسی نے آداب زندگی کو ملح نظر رکھا تو کسی نے خطبہ کو موضوع بنایا۔ بعض نے اختصار و ایجاز کا طریق اختیار کیا تو بعض نے جوامع الکلم کو ظاہر و روشن کیا۔ بعض نے صحت احادیث کا التزام کیا تو بعض نے خسن و ضعیف روایت کو بھی جگہ دی۔ حتیٰ کہ بعض نے صرف اس کا اہتمام کیا کہ احادیث طعن و قدح سے سالم و محفوظ ہو خواہ کسی بھی مضمون سے متعلق ہو۔ پھر اسی پر بس نہیں بلکہ بعضوں نے جدت طرازی، غربت پسندی اور تلون مزاجی کا بھی ثبوت دیا ہے جس سے پڑھنے والوں کو علمی بالیدگی، ذہنی نشاط اور قلبی انشراح کا ہونا ظاہر ہے تاکہ سنت پر عمل کا داعیہ پیدا ہو غرضیکہ جس نے بھی امت کی نفع رسانی کیلئے چالیس احادیث اُن تک پہنچائی اور خود بھی دین پر قائم اور عمل پیرا ہوا وہ ان شاء اللہ اس فضیلت کا مستحق ہوگا۔ (فیض القدر، ج: ۶، ۱: ۶، اربعین نووی)

صاحب کشف الظنون علامہ مصطفیٰ بن عبد اللہ معروف بکا تب چلی متوفی ۱۰۶۷ھ نے حضرت عبد اللہ بن مبارک سے اپنے زمانہ تک کے مشاہیر علماء میں سے تقریباً ۷۵ علماء کی نوے (۹۰) سے زائد اربعینات کا ذکر کیا ہے ان میں سے یہاں چند کا تعارف ان کی مختلف الجہت موضوع کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے۔

- (۱) اربعین لابن المبارک المتوفی ۱۸۱ھ: امام نووی فرماتے ہیں کہ میرے علم کے مطابق یہ پہلی اربعین ہے جو تصنیف کی گئی ہے۔
- (۲) اربعین لابی بکر البیہقی: امام ابوبکر شمس الدین احمد بن حسین الشافعی البیہقی متوفی ۴۵۸ھ کی تصنیف ہے اس میں سوا حدیث اخلاق کو ۴۰ ابواب پر مرتب فرمایا ہے۔
- (۳) اربعین الطائی: ابو الفتوح محمد بن محمد بن علی الطائی الہمدانی متوفی ۵۵۵ھ کی ہے اس میں مصنف نے اپنی مسموعات میں سے چالیس حدیثیں چالیس شیوخ سے املا کرائی ہیں اس طرح پر کہ ہر حدیث الگ صحابی سے ہے پھر ہر صحابی کی سوانح حیات ان کے فضائل اور ہر حدیث کے فوائد مستملہ، الفاظ غریبہ کی تشریح اور پھر چند مستحسن جملے ذکر کئے ہیں اس کتاب کا نام اربعین فی ارشاد السائرین الی منازل الیقین رکھا بقول علامہ سمعی کتاب بہت خوب اور عمدہ ہے جس کا تعلق علوم حدیث، فقہ ادب اور وعظ سے ہے۔
- (۴) اربعینات لابن عساکر: ابو القاسم علی بن حسن الدمشقی الشافعی متوفی ۵۷۱ھ نے کئی اربعین لکھی ہیں: (۱) اربعین طوال، (۲) اربعین فی الابدال العوال، (۳) اربعین فی الاجتہاد فی

اقامۃ الحدود، (۴) اربعین بلدانیہ۔ اربعین طوال میں چالیس ایسی طویل حدیثیں جمع کی ہیں جو نبی اکرم ﷺ کی نبوت پر دلالت کرتی اور صحابہ کرام کے فضائل کو بھی بتلاتی ہیں۔ ساتھ ساتھ ہر حدیث کی صحت و سقم کو بھی ظاہر کیا ہے۔

(۵) اربعین بلدانیہ: ابوطاہر احمد بن محمد السلفی الاصبہانی متوفی ۵۷۶ھ نے چالیس حدیثیں چالیس شیوخ سے چالیس شہروں میں جمع کی ہیں۔ ابن عساکر نے ان کی اتباع میں ایسی بھی ایک اربعین لکھی اور اس پر یہ اضافہ کیا کہ وہ حدیثیں چالیس صحابہ کرام سے چالیس بابوں میں ذکر کیا۔ چونکہ ہر حدیث کے مالہ و ماعلیہ پر کلام بھی کیا ہے اس سے ہر باب گویا مستقل کتابچہ بن گیا ہے۔

اربعین بلدانیہ اور بھی بہت سے محدثین نے لکھی ہیں۔

(۶) اربعین فی اصول الدین: امام فخر الدین محمد بن عمر الرازی متوفی ۶۰۶ھ نے اس کو اپنے فرزند محمد کے لئے تالیف کیا تھا جسے علم کلام کے چالیس مسائل پر مرتب کیا ہے۔

(۷) الاربعین فی اصول الدین: ابو حامد محمد بن محمد الغزالی متوفی (...) کی ہے جو تصوف کے مسائل پر مشتمل ہے۔

(۸) الاربعین: موفق الدین عبداللطیف بن یوسف الحکیم الفیلوف البغدادی متوفی ۶۲۹ھ نے طب نبوی پر جمع کیا ہے۔

(۹) الاربعین: محمد بن احمد ایمنی البطل متوفی ۶۳۰ھ نے اس میں صبح و شام کے اذکار ذکر کئے ہیں۔

(۱۰) الاربعین المختارہ فی فضل الحج والزیارۃ: حافظ جمال الدین الاندلسی متوفی ۶۶۳ھ کی ہے۔

(اس نوع کی ایک اربعین شاہ محمد اسحاق محدث دہلوی کی بھی ہے)

(۱۱) اربعین للنووی: ابوزکریا محی الدین یحییٰ بن شرف النووی الشافعی متوفی ۶۷۶ھ نے تالیف کی ہے اس میں امام نووی نے متقدمین علماء کے مقاصد منفردہ کو یکجا کر دیا ہے یعنی ایسی حدیثوں کا انتخاب فرمایا ہے جو دین و شریعت کے اصول و بنیاد ہیں اور اعمال و اخلاق کی اساس اور تقویٰ و پاکیزگی کیلئے مدار ہیں نیز صحت کا بھی التزام کیا ہے بلکہ اکثر احادیث صحیحین سے ماخوذ ہیں۔ اخیر میں اربعین پر دو کا اضافہ کر کے غالباً ان عدد الاربعین

للتکثیر لا للتحديد کی طرف اشارہ کر دیا۔

چونکہ یہ اربعین جامع المقاصد تھی اس لئے بعد کے علمائے فحول نے اس کی تشریح و توضیح کی

طرف خصوصی توجہ مبذول کی ہے علامہ چلبی نے تقریباً ۲۰ شارحین کا ذکر کیا ہے جن میں ایک علامہ ابن حجر عسقلانی بھی ہیں جنہوں نے احادیث کی تخریج کی ہے۔ اس کی ایک عمدہ شرح علامہ ابن دقیق العید کی بھی ہے مگر کشف الظنون میں اس کا ذکر نہیں ہے۔

(۱۲) اربعین لابن الجزری: شمس الدین محمد بن محمد الجزری الشافعی متوفی ۸۳۸ھ نے اس میں ایسی چالیس حدیثیں ذکر کی ہیں جو صحیح، فصیح اور اوجز ہیں۔

(۱۳) اربعینات للسیوطی: علامہ جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی متوفی ۹۱۱ھ نے کئی اربعین تالیف کی ہیں ایک فضائل جہاد میں، ایک رفع الیدین فی الدعاء میں۔ ایک امام مالک کی روایت سے۔ ایک روایت متباینہ میں۔

(۱۴) اربعین عدلیہ: شہاب الدین احمد بن حجر الحسینی متوفی ۹۷۳ھ نے اپنی سند سے ایسی چالیس احادیث جمع کی ہیں جو عدل و عادل سے متعلق ہیں۔

(۱۵) الاربعین عشاریات الاسناد: قاضی جمال الدین ابراہیم بن علی قلعشندی الشافعی متوفی ۹۶۰ھ نے تصنیف کی ہے اس میں انہوں نے ایسی چالیس روایات املاء کرائی ہیں جو سند کے اعتبار سے عالی ہیں اگرچہ حسن کے درجہ تک نہیں پہنچی ہیں۔

(۱۶) اربعین لابن العربی: محی الدین محمد بن علی متوفی ۶۳۸ھ نے اسے مکہ میں جمع کیا اس شرط کے ساتھ کہ اس کی سند اللہ تبارک و تعالیٰ تک پہنچتی ہے (یعنی بواسطہ رسول اللہ ﷺ) پھر اس کے بعد اور چالیس روایتیں اللہ تعالیٰ سے نقل کی ہیں اس طرح کہ اسکی سند بغیر حضور ﷺ کے واسطہ کے اللہ تک پہنچتی ہے۔

(۱۷) اربعین طاش کبری زادہ: احمد بن مصطفیٰ الرومی متوفی ۹۶۸ھ نے اس میں ایسی چالیس حدیثیں ذکر کی ہیں جو حضور ﷺ سے بطور مزاح و دل بستگی کے صادر ہوئی ہیں۔

(۱۸) اربعین یمانیہ: محمد بن عبد الحمید القرشی متوفی ... کی ہے جو یمن کے فضائل پر مشتمل ہے۔

(۱۹) اربعین لخواثیثاوند: ابوسعید احمد بن الطوسی متوفی ... کی ہے اس میں فقرہ اور صالحین کے مناقب میں ۴۰ احادیث بیان کی ہیں۔

(۲۰) اربعین قدسیہ: حسین بن احمد بن محمد التبریزی متوفی ... نے ایسی احادیث کا انتخاب کیا ہے جن کا تعلق اسرار عرفانی اور علوم لدنی سے ہے پھر صوفیاء کے مذاق کے مطابق اس کی شرح کی ہے اور ساتھ ساتھ چالیس حدیث قدسی مع شرح کے اضافہ کیا ہے اس کتاب کا نام

مفتاح الکنوز ومصباح الرموز ہے۔

(۲۱، ۲۲) الاربعین فی فضائل عثمانؓ، الاربعین فی فضائل علیؓ: یہ دونوں ابوالخیر رضی الدین القزویٰ نے متوفی... کی ہیں۔

(۲۳) الاربعین فی فضائل العباسؓ: ابوالقاسم حمزہ بن یوسف السہمی الجرجانی متوفی ۴۲۷ھ کی ہے۔ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلویؒ متوفی ۱۴۰۲ھ نے بھی لامع الدراری کے مقدمہ میں کئی اربعینات کا ذکر کیا ہے مجملہ یہ ہے۔

(۲۴) اربعین عالیہ: شیخ الاسلام حافظ احمد بن حجر العسقلانی الشافعی متوفی ۸۵۲ھ کی ہے اس میں انھوں نے صحیحین میں سے ایسی چالیس حدیثیں ذکر کر کے ہیں جن میں مسلم کی سند بخاری کی سند سے عالی ہے اس کے علاوہ اربعین متباینہ اور اربعین نووی کی تخریج وغیرہ بھی ہے۔

(۲۵) الاربعین الالہیہ: حافظ ابوسعید خلیل بن کیکلدی متوفی ۷۶۱ھ نے کئی اربعینات تالیف کی ہیں ایک یہی جو تین جزوں میں ہے دوسری الاربعین فی اعمال المتقین ۴۶۱ ج ۱ میں اور الاربعین الممتنعہ ۱۲ ج ۱ میں ہے۔

(۲۶) اربعین: مسند الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلوی متوفی ۱۱۷۶ھ نے ایسی چالیس احادیث کا انتخاب فرمایا ہے جو قلیل المبانی و کثیر المعانی یعنی جوامع الکلم کے قبیل سے ہیں۔ حضرت شیخ الحدیث کے والد ماجد مولانا یحییٰ کاندھلویؒ ”مفید الطالبین“ کی جگہ یہی اربعین کا درس دیا کرتے تھے (شاہ صاحب کی اس اربعین کا منظوم ترجمہ مولانا ہادی علی لکھنویؒ نے کیا ہے جو تنخیر کے تاریخی نام سے موسوم ہے۔ یہ اربعین رسالہ ”المسلسلات“ میں شامل ہو کر مطبوع ہے۔

مولانا ابوسلمہ شفیع احمدؒ شیخ الحدیث والتفسیر مدرسہ عالیہ کلکتہ متوفی ۱۴۰۶ھ نے اپنی مضمون ”ہندوستان میں علوم حدیث کی تالیفات“ میں اور مضمون کے تکملہ میں محدث کبیر مولانا حبیب الرحمن الاعظمیؒ نے مزید چند اربعین کا ذکر کیا ہے اور یہ سب علمائے برصغیر کی خدماتِ علم حدیث کی ایک کڑی ہے۔

(۲۷) اربعین (چہل حدیث): حکیم الامت مولانا اشرف علی التھانویؒ متوفی ۱۳۶۲ھ نے صرف مسلم شریف کی حدیث معمر بن ہمام بن منبہ عن ابی ہریرہ عن النبی ﷺ کو جمع کیا ہے یہ تمام احادیث کی سند ایک ہے۔

(۲۸) اربعین عن مرویات نعمان سید المجتہدین: مولانا محمد ادریس نگرانی متوفی ۱۳۳۱ھ نے ایسی چالیس حدیثیں جمع فرمائی ہیں جو امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت سید المجتہدین کی مرویات میں سے ہیں۔

امیر المومنین فی الحدیث حضرت ابن المبارکؒ کی اربعین سے لیکر اب تک کے ذخیرہ اربعینات میں سے مشتمل نمونہ از خروارے صرف چند کا تعارف پیش کیا گیا ہے استیعاب مقصود نہیں ہے۔

مذکورہ حدیث اربعین کے حفظ و نقل کی بشارت کے پیش نظر داعیہ پیدا ہوا کہ راقم الحروف بھی چالیس حدیثوں کو جمع کر کے لوگوں تک پہنچائے، مگر ایک خاص ندرت اور لطافت کے ساتھ کہ اس کی ہر حدیث میں اربعین کا ذکر مقصوداً ہوا ہو چنانچہ یہ مجموعہ تیار ہے۔ ان احادیث کو مفتی اعظم ہند حضرت فقیہ الامت مفتی محمود حسن گنگوہی نور اللہ مرقہ نے ملاحظہ فرمایا اور راقم کی درخواست پر اپنے کلمات بابرکات کا تحفہ بھی عنایت فرمایا۔ نیز فقیہ انفس مفتی اعظم گجرات حضرت مفتی سید عبدالرحیم صاحب لاچپوری رحمہ اللہ کو یہ اربعین سنائی تھی حضرت نے تعجب آمیز خوشی کا اظہار فرمایا اور دعاؤں سے ضیافت فرمائی تھی۔

ان اربعینات کے مطالعہ سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ صادقین امت یعنی حضرات صفیاء نے بغرض اصلاح قلب چلہ کشی اور موجودہ دور میں اکابر تبلیغ نے امت کے عام افراد میں فکر آخرت پیدا کرنے اور اتباع سنت کی روح پھونکنے کیلئے خروج فی سبیل اللہ اربعین یوماً یا ثلثہ اربعینات کا جو نصاب مقرر فرمایا ہے یہ سب کس قدر کتاب و سنت کے موافق ہے۔ فجزاہم اللہ عن سائر الامۃ خیر الجزاء۔

الاربعون فی الاربعین

اس مجموعہ اربعینات میں جو آپ کے پیش نظر ہے اور اس کا نام ”الاربعون فی الاربعین“ ہے اربعینات قرآنیہ بھی شامل ہیں اور بطور تبرک ابتداء میں لکھی گئی ہیں۔ اگر انہیں ”اربعین حدیثاً“ میں شمار کر لیں تو پھر عدد الاربعین للتکثیر لا للتحدید سمجھا جائے گا فعلہ النووی فی کتابہ الاربعین نیز اس جمع میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ حدیث لفظاً و معناً موضوع نہ ہو البتہ بعض احادیث ضعاف ہیں سو ان شاء اللہ ان اربعینات کی تشریح و توضیح کے موقع پر حدیث کی صحت و ضعف پر بھی اشارہ کر دیا جائے گا تاکہ علمی اشکال مرتفع اور عملی خلجان دور ہو جائے، فقط۔

الف: واذا واعدنا موسى اربعين ليلة (پ: ا، بقرہ آیت: ۵۱)

ب: قال فانها محرمة عليهم اربعين سنة يتيهون في الارض (پ: ۲، مائدہ آیت: ۲۶)

ج: حتى اذا بلغ اشده وبلغ اربعين سنة قال رب اوزعني ان اشكر نعمتك (پ: ۲۶،

احقاف آیت: ۱۵)

۱- من حفظ على امتي اربعين حديثا بعثه الله فقيهاً.

۲- ان خلق احدكم يجمع في بطن امه اربعين نطفة ثم تكون علقة مثل ذلك ثم تكون

مضغة مثل ذلك ثم يبعث الله اليه ملكا باربع كلمات الخ. (متفق عليه مشکوٰۃ: ۲۰)

۳- كتب الله علي ان اعمله قبل ان يخلقني باربعين سنة (مسلم: ۱۹، مشکوٰۃ: ۱۹)

۴- بُعث رسول الله صلى الله عليه وسلم لاربعين سنة (متفق عليه مشکوٰۃ: ۵۲۱)

۵- بين المسجد الحرام والمسجد الاقصى اربعون سنة (مسلم: ۱۹۹، مشکوٰۃ: ۷۲)

۶- من صلى اربعين يوما في جماعة يدرك التكبيرة الاولى كتب له براءتان

(ترمذی، ج: ۱، ص: ۳۳، مشکوٰۃ، ص: ۱۰۲)

۷- لو يعلم المار بين يدي المصلي ماذا عليه لكان ان يقف اربعين خيره من ان

يمر بين يديه. (ترمذی، ص: ۴۵، مشکوٰۃ، ص: ۷۴)

۸- وقت لنا في قص الشارب وتقليم الاظفار ونتف الابط وحلق العانة ان لا نترك

اكثر من اربعين يوماً. (مسلم، ج: ۱، ص: ۱۲۹)

۹- من اتى عرافا فسأله عن شيء لم يقبل له صلوة اربعين ليلة. (مشکوٰۃ: ۳۹۳ عن مسلم)

۱۰- من شرب الخمر لم يقبل الله صلوة اربعين صباحاً. (ترمذی، ج: ۲، ص: ۸، مشکوٰۃ: ۳۱۷)

۱۱- من اتى كاهنا فسأله عن شيء حجت عنه التوبة اربعين ليلة فان صدقه بما قال

كفر. (جامع الصغير عن الطبرانی: ۲۴۶)

۱۲- من قتل معاهداً لم يرح رائحة الجنة وان ريحها لتوجد من مسيرة اربعين عاما.

(بخاری، ج: ۱، ص: ۴۸۸)

۱۳- ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر عبدالله بن عمرو ان يقرأ القرآن في

اربعين يوماً. (ترمذی، ج: ۲، ص: ۱۱۸)

۱۴- من صلى في مسجدي اربعين صلاة لا تفوته صلاة كتب له براءة من النار و

برأة من النفاق. (وفاء الوفاء، ج: ٣، ص: ٤٢٤ عن احمد والطبراني)

١٥- ما من رجل مسلم يموت فيقوم على جنازته اربعون رجلا لا يشركون بالله

شيئاً إلا شفّعهم الله فيه. (جامع الصغير، ج: ١، ص: ٤٧٢)

١٦- يدخل فقراء المسلمين الجنة قبل اغنيائهم باربعين خريفاً. (ترمذى، ج: ٢، ص: ٥٨)

١٧- سبق المهاجرون الناس باربعين خريفا الى الجنة. (جامع الصغير، ج: ٤، ص: ٩٣ عن الطبراني)

١٨- تمام الرباط اربعون يوماً ومن رابط اربعين يوماً لم يبع ولم يشتر ولم يحدث

حدثاً خرج من ذنوبه كيوم ولدته امه. (جامع الصغير، ج: ٣، ص: ٢٦٧ عن الطبراني)

١٩- ما بين النفختين اربعون. (متفق عليه، مشكوة: ٤٨١)

٢٠- ايما مسلم دعا بقوله لا اله الا انت سبحانه انى كنت من الظلمين اربعين مرة

فمات فى مرضه ذلك اعطى اجر شهيد وان برأ برأ وقد غفرله جميع ذنوبه.

(حصن: ١٧٧ عن الحاكم)

٢١- يخرج الدجال فيمكث اربعين يوماً (ترمذى، ج: ٦، ص: ٤٧)

٢٢- ينزل عيسى بن مريم ويمكث فى الناس اربعين سنة. (طبرانى بحواله ترجمان

السنة، ج: ٤، ص: ٤٢٣)

٢٣- من اخلص لله اربعين صباحا اظهر الله ينابيع الحكمة من قلبه على لسانه.

(جامع، ج: ٦، ص: ٤٣)

٢٤- اربعون خصلة اعلاهن منحة العنز لا يعمل عبد بخصلة منها رجاء ثوابها وتصديق

موعدھا الا ادخله الله تعالى بها الجنة. (جامع، ج: ١، ص: ٤٧٢ عن البخارى و ابى داؤد)

٢٥- اعطى رسول الله ﷺ قوة اربعين رجلا. (معارف السنن: ٤٦٧ عن الحليه)

٢٦- الابدال بالشام وهم اربعون رجلا كلما مات رجل ابدل الله مكانه رجلا

يُسقى بهم الغيث وينتصر بهم على الاعداء ويصرف عن اهل الشام بهم

العذاب. (جامع، ج: ٣، ص: ١٦٩ عن احمد)

٢٧- ان ما بين مصرعين فى الجنة لمسيرة اربعين سنة. (جامع، ج: ٣، ص: ٥١٩ عن مسند احمد)

٢٨- لسرادق الناس اربعة جدر كثافة كل جدار مسيرة اربعين سنة. (ترمذى، ج: ٢، ص: ٨٢،

مشكوة: ٥٠٣)

- ٢٩- حد الجوار اربعون دارا. (جامع، ج:٣، ص:٣٧٦ عن البيهقي)
- ٣٠- الشيب نور من خلع الشيب فقد خلع نور الاسلام فاذا بلغ الرجل اربعين سنة وقاه الله الادواء الثلاثة الجنون والجذام والبرص. (جامع، ج:٤، ص:١٨٤ عن ابن عساکر)
- ٣١- من غسّل ميتا فكتّم عليه غفر الله له اربعين مرة. (كنز العمال، ج:١٥، ص:٢٤٤، حاكم)
- ٣٢- رؤيا المؤمن جزء من اربعين جزءا من النبوة. (ترمذی)
- ٣٣- صلوة الجماعة تفضل صلاة احدكم اربعين درجة. (تنوير الحوالك، ج:١، ص:١٤٩)
- ٣٤- ما من حاكم يحكم بين الناس الاجاء يوم القيامة وملك آخذ بقفاه ثم يرفع رأسه الى السماء فان قال آله القاه في مهواة اربعين خريفا. (مسند احمد بحواله مشكوة: ٣٢٥)
- ٣٥- اقامة حد من حدود الله تعالى خير من مطر اربعين ليلة في بلاد الله. (مشكوة: ٣١٣ عن ابن ماجه والنسائي)
- ٣٦- من احتكر طعاما على امتى اربعين يوما وتصدق به لم يقبل منه. (جامع، ج:٦، ص:٣٥ عن ابن عساکر)
- ٣٧- لاتسبوا اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم فلمقام احدهم ساعة يعنى مع النبی صلى الله عليه وسلم خير من عمل احدكم اربعين سنة. (شرح عقيدة الطحاوی، ج:٨، ص:٣٨٢ عن الانابة الكبرى)
- ٣٨- كانت الكعبة غثاء على الماء قبل ان يخلق السماء والارض باربعين سنة. (مرقاة، ج:١، ص:٤٧٨)
- ٣٩- لغزوة في سبيل الله احب اليّ من اربعين حجة. (جامع، ج:٥، ص:٢٧٧)
- ٤٠- سألت الله في ابناء الاربعين من امتی فقال يا محمد قد غفرت لهم قلت فابناء الخمسين قال ان قد غفرت لهم قلت فابناء الستين قال قد غفرت لهم قلت فابناء السبعين قال يا محمد انی لاستحی من عبدی ان اعمره سبعين سنة يعبدنی لا يشرك بی شيئا ان اعدّ به بالنار فاما ابناء الاحقاب فابناء الثمانين والتسعين فانی واقف يوم القيامة فقاتل لهم ادخلوا من احبيتم الجنة. (جامع، ج:٤، ص:٧٥ عن ابن حبان)